رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵

شرح چندہ

سالانہ ۔۔ ۔۔ ۲۴ روپے
ششماہی ۔ ۔ ۱۱ روپے
سہ ماہی ۔ ۔۔ ۶ روپے
ماہوار ۲½ روپے

قیمت فی پرچہ -/۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۱ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بخار اور درد گردہ کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے بالالتزام دعا فرماتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

جلد ۲ | ۲۲ شہادت ۱۳۲۷ ہش | ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۷ھ | ۲۲ اپریل ۱۹۴۸ء | نمبر ۸۹

اہلِ برما کے دل پاکستان کیلئے خلوص اور محبت کے جذبات سے لبریز ہیں

قومی جذبے کو قائم رکھنے میں اقبال کی شاعری کا بہت دخل ہے

لاہور ۔۔۔۔۔ نامہ نگار خصوصی سے ۔۔۔۔۔ ۲۱ اپریل

آج صبح ۹½ بجے ڈاکٹر اقبال کی قبر پر مصری اور برمی سفیروں اور مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان ممدوٹ نے پھولوں کی چادر چڑھائی اور پاکستان ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے فضا میں اُڑ کر اُوپر سے بھی پھول برسائے۔ یومِ اقبال کے سلسلے میں ساڑھے چار بجے یونیورسٹی ہال میں مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام ہز اکسیلنسی او پے کھن سفیر برما کی صدارت میں ایک جلسے کا اہتمام کیا گیا جس میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے سفیر برما متعینہ پاکستان نے فرمایا۔ اہلِ برما کے دل پاکستان اور اس کے باشندوں کے لئے خلوص اور محبت کے جذبات سے لبریز ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے حضرت قائد اعظم کے حضور پہلی دفعہ شرف باریابی حاصل کرنے کے وقت عرض کیا تھا میں کوشش کروں گا کہ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات خوشگوار اور مستحکم سے مستحکم تر ہو جائیں

(باقی ص۸ کالم ۴)

اقلیتوں سے وفاداری اور خلوص کے عملی ثبوت کا مطالبہ

کراچی ۲۱ اپریل۔ قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان صوبہ سرحد میں دس یوم قیام فرمانے کے بعد آج بذریعہ ہوائی جہاز پشاور سے کراچی پہنچ گئے۔ گورنر جنرل کا عہدہ سنبھالنے کے بعد قائد اعظم سرکاری حیثیت سے پہلی مرتبہ سرحد تشریف لے گئے تھے۔ تیسرے پہر آپ پشاور سے روانہ ہوئے۔ ہوائی اڈے پر سر امبروس ڈنڈاس گورنر سرحد، خان عبد القیوم خان وزیر اعظم، مہتر آف چترال، میجر جنرل نذیر احمد اور ایئر وائس مارشل پیرکین نے قائد اعظم اور محترمہ فاطمہ جناح کو الوداع کہا۔

آج صبح قائد اعظم نے ہندوؤں کے ایک وفد کو شرفِ ملاقات بخشا۔ مسٹر کوٹو رام نے جو اس وفد کے لیڈر تھے قائد اعظم کو یقین دلایا کہ ہندو صوبہ سرحد میں شہری حقوق سے زائد کوئی اور خاص حق یا رعایت نہیں مانگیں گے۔ قائد اعظم نے اقلیتوں کے تمدن اور جان و مال کی حفاظت کے سابقہ وعدوں کا اعادہ کرتے ہوئے پھر یقین دلایا کہ پاکستان میں بلا تفریق و امتیاز تمام باشندوں کو برابر کے حقوق حاصل ہوں گے۔ نیز آپ نے ان پر واضح فرمایا کہ اقلیتوں کو اپنی وفاداری اور خلوص کا عملی ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔ اور اس کے اظہار کو محض زبان تک محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔

لاہور ۲۱ اپریل۔ پاکستان میں برطانوی ہائی کمشنر مسٹر لارنس گریفتھ سمتھ کراچی سے لاہور پہنچے

حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح تبلیغ حق کرنیوالے خوش نصیب قیدی

پچاس سے زیادہ قیدی ساتھیوں کا قبولِ احمدیت

لاہور ۲۱ اپریل۔ آج دو بجے بعد دوپہر محترم نواب محمد الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر کی زیر صدارت رتن باغ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ ایل۔ اے، سید ولی اللہ شاہ صاحب اور میجر شریف احمد باجوہ نے جو مشرقی پنجاب سے رہا ہو کر حال میں ہی تشریف لائے ہیں قید و بند کے مصائب کا ذکر کرتے ہوئے نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ جماعتِ احمدیہ لاہور کی طرف سے جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے اپنے ان بھائیوں کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ صاحبِ صدر نے تقریر کے دوران میں اس امر پر خاص خوشی کا اظہار فرمایا کہ ان محترم قیدی بھائیوں نے قید کے دوران میں بھی حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح تبلیغ حق جاری رکھی اور ان کے ذریعہ سے پچاس سے زائد سعید روحیں حلقہ بگوشِ احمدیت ہوئیں۔ الحمد للہ!

راجوری کے علاقہ میں آزاد فوجوں کی پیشقدمی

دو مزید چوکیوں پر قبضہ!

تراڑکھل ۲۱ اپریل۔ حکومتِ آزاد کشمیر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ راجوری جانیوالی سڑک پر آزاد فوجیں تین میل آگے بڑھی ہیں۔ اور اب شمال کی طرف سے (باقی ص۸)

کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کا آخری اجلاس

لیک سکسیس ۲۱ اپریل۔ سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر پر آج رات پھر غور کر رہی ہے۔ چھ قوموں کے ریزولیوشن پر بحث کی جائے گی۔

کہا جاتا ہے آج رات کا اجلاس کشمیر کے متعلق آخری اجلاس ہوگا۔

سرحد کابینہ میں ایک نئے وزیر کی شمولیت

پشاور ۲۱ اپریل۔ سرحد کابینہ میں ایک نئے وزیر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں میاں جعفر شاہ سابق پارلیمنٹری سیکرٹری کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ اس سے پہلے صرف دو وزیر تھے۔ چوتھے وزیر کے متعلق غور کیا جا رہا ہے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل لاہور
۲۱ اپریل ۱۹۴۸ء

آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے

مسٹر آئنگر ہندوستانی وفد کے لیڈر نے حفاظتی کونسل سے کہہ دیا ہے۔ کہ کشمیر کی نئی متحدہ تجویز کو قبول کرنا ہند کے لئے ممکن نہیں۔ آپ نے حفاظتی کونسل خاصکر گذشتہ تین صدروں کی محنت اور جانفشانی کی داد دی ہے۔ آپ کا لہجہ اس موقعہ پر اس سے بہت مختلف ہے۔ جو آپ نے اس وقت اختیار کیا تھا۔ جب آپ مایوس ہو کر اپنی حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے ہندوستان واپس تشریف لائے تھے۔ آپ نے حفاظتی کونسل کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں شروع ہی میں کونسل کے صدر مسٹر لپ اور آپ کے تین پیشروؤں کا ہند حکومت کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے اتنا وقت صرف کیا ہے۔ اور محنت اور تکلیف اٹھائی ہے۔ آپ نے دور افتادہ ممالک کو دو دینے کے لئے اپنے سیاسی تجربہ سے کام لیا۔ آپ نے اس مسئلہ پر شروع سے لے کر آخیر تک غیر جذباتی نگاہ ڈالی ہے۔ اگر کوئی آخری فیصلہ نہیں ہو سکا۔ تو اس کی ذمہ واری کونسل کے صدروں پر عائد نہیں ہوتی۔ ہند کو ان نظریات اور توقعات پر جن کی وجہ سے متحدہ اقوام کا چارٹر معرض وجود میں آیا۔ کامل اور پر خلوص ایمان ہے۔ خاصکر اس کے اس حصہ پر جو بین الاقوامی تنازعات کے پُر امن فیصلے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے ہم ہند میں اس چارٹر کو بڑی متانت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہم یہی توقع رکھتے ہیں۔ کہ اس کونسل کے تنازعات کے پُر امن فیصلوں کی افادیت پر جو ہمارا بھروسہ ہے وہ ہمیں اس ایمان پر جائے رکھیگا۔ ہم گزشتہ چار ماہ سے اس مسئلہ کو سلجھانے میں مصروف رہے ہیں جن میں جنوری کے اور آغاز فروری کے تاریک ایام بھی شامل ہیں۔ . . . . . . اس التواء سے نہ صرف یہی فائدہ ہوا۔ کہ میں اپنی حکومت سے مفید مشورہ کر سکا۔ بلکہ ممبران کونسل کو بھی اس مسئلہ پر زیادہ وسیع نقطہ نظر سے سوچنے کا موقعہ مل گیا۔ اس کے بعد مارچ میں جب ہم نے پھر اس مسئلہ کو ہاتھ میں لیا۔ تو حالات واضح طور پر زیادہ امید افزا ہو گئے تھے میں نے اپنی حکومت کے ساتھ مشورہ کے نتائج کے متعلق اطلاع دیتے ہوئے کونسل سے کہدیا تھا۔ کہ بنیادی معاملات کے متعلق میرا موقف وہی ہے جو میرا ہند جانے سے پیشتر تھا۔ میں نے ہمیشہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے پر زور دیا۔"

مسٹر آئنگر نے اس تقریر میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی آخری فیصلہ نہیں ہو سکا۔ تو اس کی ذمہ داری کونسل کے آخری صدروں پر عائد نہیں ہوتی۔ ہم نہیں سمجھ سکے۔ کہ اس سے مسٹر آئنگر کا کیا مطلب ہے کیا ان کا یہ مطلب ہے۔ کہ آخری فیصلہ نہ ہونے کی ذمہ واری کونسل کے دوسرے ممبروں پر عائد ہوتی ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ اس کی ذمہ واری خود مسٹر آئنگر اور حکومت ہند کے ضدی رویہ پر عائد ہوتی ہے۔ جو شروع سے لے کر آخر تک انہوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ مسٹر آئنگر نے فرمایا ہے۔ کہ آپ نے ہمیشہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے پر زور دیا ہے۔ لیکن جب ہم کونسل کی تمام گزشتہ روئداد پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہم کو یہی نظر آتا ہے۔ کہ آپ نے قدم قدم پر آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کی مخالفت کی ہے بے شک کونسل کے صدروں اور ممبران نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے کہ کسی طرح آپ سیدھی راہ پر آجائیں۔ لیکن آپ نے ہمیشہ مرغ کی وہی ایک ٹانگ کی پالیسی اختیار کئے رکھی۔ بے چارے صدروں کا کیا قصور ہے۔ جبکہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ ایسے الفاظ کے معنی ہند کی لغات میں یہ ہیں کہ جب ان کا استعمال کشمیر کے استصواب رائے کے ساتھ کیا جائے۔ تو وہاں ہند کا فوجی قبضہ اور خالص شیخ عبداللہ کی حکومت ہونی چاہیئے۔ ورنہ یہ الفاظ بے معنی ہو جائیں گے۔ اس کے برخلاف پاکستان کا موقف کہ کشمیر کے لوگوں پر کسی قسم کا بیرونی دباؤ نہ ہو۔ قبائل بھی نہ ہوں۔ پاکستانی بھی نہ ہوں۔ ہندی فوج بھی نہ ہو۔ شیخ عبداللہ کی حکومت بھی نہ ہو۔ اور نہ مہاراجہ جموں و کشمیر کی ڈوگرہ فوج ہو۔ بھلا کس لحاظ سے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ متصور ہو سکتا ہے۔ جبکہ پاکستان کی لغات میں دوسرے تمام ممالک کی لغات کی طرح ان الفاظ کے وہ خاص معنے نہیں ہیں جو مسٹر آئنگر حفاظتی کونسل سے منوانے کی کوشش کرتے چلے آئے ہیں

آپ نے اس تقریر میں کہا ہے کہ یہ مسئلہ چار ماہ سے لٹکا چلا آتا ہے۔ اور ان چار ماہ میں جنوری اور آغاز فروری کے تاریک ایام بھی شامل ہیں۔ کیا اس سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ جنوری اور آغاز فروری میں موسم کی خرابی کی وجہ سے آپ کشمیر کے نہتے لوگوں پر ہند کے طیاروں سے بے پناہ گولیاں برسانے کے ناقابل رہے تھے اور اب موسم گرما شروع ہوتے ہی آپ ان تاریک ایام سے نکل چکے ہیں۔ اور کشمیر کو لڑائی سے فتح کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اور اس لحاظ سے اب آپ کو انجمن متحدہ اقوام کی حفاظتی کونسل کی مدد کی کوئی ضرورت ہی نہیں رہی۔ آپ جو کام بین الاقوامی تنازعات کے پُر امن فیصلے کر نیوالی کونسل سے لینا چاہتے تھے۔ وہ اب آسانی سے اپنی گولیوں۔ گولوں اور بموں اور دوسرے ہلاکت کے سامانوں سے لے سکتے ہیں۔ جیسا کہ بعض ذمہ وار ہندی لیڈروں نے پچھلے دنوں اپنی تقریروں میں اظہار بھی کیا ہے۔

کیا ان نظریات اور توقعات پر جن کی وجہ سے اقوام متحدہ کا چارٹر معرض وجود میں آیا ہے۔ ہند کو یہی کامل اور پر خلوص ایمان ہے۔ خاصکر اس کے اس حصہ پر جو بین الاقوامی تنازعات کے پُر امن فیصلوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

مشرقی پنجاب سے آمدہ مسلمان قیدی

خبر ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت نے ان قیدیوں کو جو مغربی پنجاب سے معاہدہ تبادلہ کے مطابق وہاں پہنچے ہیں۔ پہنچتے ہی اس وجہ سے کلی طور پر رہا کر دیا ہے۔ کہ ان کے خلاف شہادت موجود نہیں۔ اس تبادلہ کے مطابق جو مغربی پنجاب میں آئے ہیں۔ ان کو یہاں کی حکومت نے ضمانت پر رہائی دے دی ہے۔ مگر کلی طور پر رہا نہیں کیا۔ ہمیں بار بار یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ ۱۵ اگست کے بعد جن لوگوں کو الزام لگا کر گرفتار کیا گیا تھا اس کی وجوہات محض سیاسی تھیں۔ ورنہ ان بیچاروں نے کوئی جرم نہیں کیا تھا۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ حکومت مغربی پنجاب بھی ان لوگوں کے خلاف مقدمات داخل دفتر کر دیگی۔ اور ان کو کلی طور پر جلد بری کر دیگی۔

اس سلسلہ میں یہ امر نہایت اہم ہے کہ مشرقی پنجاب کی حکومت نے کئی ایک مسلمان قیدیوں کو جن کو معاہدہ تبادلہ کے متعلق مغربی پنجاب بھیج دینا چاہیئے تھا۔ بلاوجہ لدھیانہ میں روک لیا ہے یہ سراسر معاہدہ کی خلاف ورزی ہے۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ اس معاملہ میں فوری کارروائی کرے اور ان غریبوں کو بھی تکالیف سے رہائی دلائے۔

وزیروں کا جھگڑا

کچھ دن ہوئے معلوم ہوا تھا۔ کہ خان لیاقت علی خان صاحب وزیر اعظم پاکستان نے مغربی پنجاب کے وزراء کے مابین سمجھوتہ کرا دیا ہے۔ اور میاں ممتاز دولتانہ اور سردار شوکت حیات کے استعفے کی جو افواہ گرم تھی۔ اب جھگڑا ختم ہو جانے کی وجہ سے اس میں کوئی اصلیت نہیں رہی۔ لیکن آج ہی پھر یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ جھگڑا ابھی جاری ہے۔ اور اس سلسلہ میں قائداعظم محمد علی جناح نے خان افتخار حسین خان وزیر اعظم میاں ممتاز دولتانہ اور سردار شوکت حیات کو فوری طور پر طلب فرمایا ہے اور وہ تینوں ۲۲ اپریل کو کراچی جا رہے ہیں۔ واقف کار حلقہ کی رائے ہے۔ کہ اس جھگڑے کو طے کرنے کے لئے وزراء کو طلب کیا گیا ہے۔

بظاہر تو کوئی ایسی بات نہیں کہ وزراء میں باہم جھگڑا ہو۔ ہر ایک وزیر کے لئے اپنا اپنا کام حلقہ ہے۔ اگر سب محنت اور دیانت سے اپنا اپنا کام کریں۔ تو کوئی وجہ پر کاش نہیں ہونی چاہیئے۔ وزراء کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ پاکستان کے موجودہ حالات ایسے نہیں ہیں۔ کہ ذاتی جھگڑوں کی عیاشی کے لئے وقت نکل سکے۔ اس وقت تو سب کو اتنا کام ہے کہ اگر کام کیا جائے۔ تو کھانے پینے کی بھی فرصت نہیں ہونی چاہیئے۔

ہمارے وزراء کو چاہیئے کہ وہ ذاتیات سے الگ ہو کر ملک و قوم کے کام میں تندہی سے مصروف ہو جائیں۔ پھر ان کو ذاتی جھگڑوں کی فرصت ہی نہیں ملیگی۔

تاش کھیلنا لغویات سے ہے

قرآن کریم میں ہے والذین ہم عن اللغو معرضون (دپ ۱۸) مومن کی یہ شان ہے کہ وہ نمازوں میں خشوع خضوع کی حالت پیدا کرتا ہے۔ اور لغویات سے پرہیز اور لغو کاموں سے اعراض کرتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض اللغو کے متعلق فرماتے ہیں۔

اللغو۔ کل باطل کل معاصی لغو میں داخل ہیں۔ تاش گنجفہ چوسر سب ممنوع ہو گئیں ہاں نکتہ چینیاں وغیرہ (درس القرآن صفحہ ۲۱۴) پس احباب کو چاہیئے کہ لغویات سے اعراض کریں۔ اور اپنے ایمان کی عمارت کو مضبوط بنا دیں۔ ناظر امور عامہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی

مجلس علم و عرفان

اس زمانہ کے مامور کی پیروی کے بغیر مسلمان ترقی نہیں کر سکتے

پشاور ۱۴ اپریل بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عصر کی نماز ۴½ بجے قصر کر کے پڑھائی۔ اور اس کے بعد حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر جو گفتگو فرماتے رہے وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ یہ گفتگو ایک گھنٹہ تک ہوتی رہی۔

(عبد الحمید آصف)

خانصاحب فرزند علی صاحب سے حضور نے فرمایا کہ فالج زدہ حصہ پر اگر سادہ تیل کی مالش ایک لمبے عرصہ تک کی جائے۔ تو فائدہ مند ہوتی ہے۔

قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کا جو دیباچہ حضور نے لکھا ہے۔ اس کے کچھ حصہ کا ترجمہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ صاحب نے کیا ہوا ہے اور کچھ قاضی محمد اسلم صاحب نے۔ حضور کی مجلس میں قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کے دیباچہ کے متعلق بات شروع ہوئی تو حضور نے فرمایا یہ دونوں ہی اچھا ترجمہ کرتے ہیں۔ اور اپنی اپنی طرز میں عمدہ ترجمہ کرتے ہیں۔ مگر دونوں کے ترجمہ میں ایک نمایاں فرق معلوم ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ چوہدری صاحب کے ترجمہ میں بہت روانی ہوتی ہے۔ اور قاضی صاحب کے ترجمہ میں فقرات چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور چستی ہوتی ہے۔ مگر ترجمہ دونوں خوب کرتے ہیں۔

فرمایا قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اس وقت شائع ہوا ہے۔ جبکہ انگریز ہندوستان سے چلا گیا ہے۔ اب اس کو انگلستان میں ہی ترجمہ پہنچانا پڑے گا۔

نماز مغرب کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی:۔

میں پشاور ۴۱ سال کے بعد دوبارہ آیا ہوں اس سے قبل ۱۹۰۶ء میں میاں بشیر احمد صاحب کی شادی پر آیا تھا۔ اور یہ زمانہ بلوغت تامہ کی عمر سے بھی ایک سال زیادہ ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ حتّٰی اذا بلغ اشدہ و بلغ اربعین سنۃ تو چالیس کا زمانہ بلوغت تامہ ہے اتنے لمبے عرصہ کے بعد میں یہاں آیا ہوں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ باوجود گلے کی تکلیف کے مجھے کچھ نہ کچھ بولنا چاہیئے۔

دس بارہ سال ہوئے میں نے

رویا دیکھا

کہ میں پشاور آیا ہوں۔ اور جس ریل میں میں سفر کر رہا ہوں۔ وہ شہر کی ایک گلی میں سے گزر رہی ہے۔ یعنی دونوں طرف آبادی ہے۔ چنانچہ آج جس وقت ریل پشاور چھاؤنی سٹیشن پر پہنچی اور ریل کے دونوں طرف آبادی دیکھ کر مجھے اپنا رویا یاد آ گیا۔ رویا میں میں نے دیکھا تھا۔ کہ جب ریل پشاور آ کر ٹھہری۔ تو مولوی غلام حسن صاحب جو اس وقت زندہ تھے۔ استقبال کے لئے سٹیشن پر کھڑے تھے۔ اور ان کے ساتھ ایک اور صاحب ہیں۔ جو غالباً خان بہادر دلاور خان صاحب ہیں۔ رویا کے بعد کئی دفعہ ارادہ کیا۔ کہ اس رویاد کو پورا کرنے کے لئے میں پشاور آؤں لیکن عرصہ تک یہ ارادہ پورا نہ ہو سکا۔ تو آج میرے یہاں آنے سے یہ

رویا پورا ہو گیا

رویا میں جو یہ دیکھا تھا کہ مولوی غلام حسن صاحب استقبال کے لئے اسٹیشن پر کھڑے ہیں۔ کہ اس کی یہ تعبیر معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ مبایعین میں داخل ہو جائینگے۔ چنانچہ مولوی صاحب جو پہلے غیر مبایع تھے۔ انہوں نے میری بیعت کی۔ اس کے بعد وہ قادیان آ گئے۔ اور وہاں ہی فوت ہو کر مقبرہ بہشتی میں مدفون ہو گئے۔

اب میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ قرآن مجید نے بعض انبیاء اور ان کی جماعتوں کے حالات بیان فرما کر جس میں یہ بتایا ہے۔ کہ

سارے انبیاء اور انکی جماعتیں

ایک ہی حالات میں سے گزرتی ہیں۔ دشمن ان کو مجنون کہتا ہے۔ کوئی پاگل یا مجنوں دو وجہ سے ہی ہوگا۔ یا تو وہ کام کرنے کی وجہ سے پاگل ہوگا۔ اور یا باتوں کی وجہ سے پاگل ہوگا۔

لیکن پکا پاگل وہی ہوگا۔ جس میں یہ دونوں باتیں پائی جائیں۔ یعنی دنیا اس کے کاموں کی وجہ سے بھی اسے پاگل کہے۔ جس میں یہ دونوں باتیں بیک وقت جمع نہ ہونگی۔ وہ پورا پاگل نہیں ہوگا نصف پاگل ہوگا۔

کئی آدمی ایسی حرکات۔ کرتے ہیں جو ناپسندیدہ ہوتی ہیں۔ اور کئی آدمیوں کو ایک ہی چیز کا جنون ہوتا ہے۔ وہ ظاہر اطور پر اچھے بھلے معقول آدمی نظر آتے ہیں۔ مثلاً کئی آدمیوں کو چوری کرنے کا جنون ہوتا ہے۔ چنانچہ مصر کے ایک شخص نے

ایک واقعہ

اس قسم کی چوری کے متعلق لکھا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ایک دفعہ ایک مسجد میں خاص قسم کے جوتے چوری ہونے شروع ہو گئے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس چوری کو بند کرنا چاہیئے اور چور کو پکڑوانا چاہیئے۔ میں نے اس طرز کا جوتا بنوایا۔ جس طرز کا جوتا کہ چرایا جاتا تھا۔ میں وہ جوتا پہن کر مسجد میں آیا۔ اور جوتا اپنے قریب ہی رکھ کر میں نے نماز پڑھنی شروع کی۔ کیونکہ اصل غرض میری چور کو پکڑنا تھی نہ کہ نماز اس لئے میں رکوع سجدہ وغیرہ میں جھانک لیتا تھا۔ جب میں سجدہ میں تھا تو میں نے دیکھا کہ ایک اچھا خاصہ امیر کبیر آدمی میرے جوتے اٹھا کر لے جا رہا ہے۔ میں نے نماز چھوڑ دی۔ اور اس کے پیچھے چل پڑا۔ جب وہ آدمی اپنے گھر کے اندر داخل ہونے لگا۔ تو میں نے آواز دی کہ ٹھہر جائیے۔ آپ میرا جوتا چرا کر لے آئے ہیں۔ اس شخص کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور اس نے مجھے کہا کہ اندر آؤ اور وہ مجھے اپنے ڈرائنگ روم میں لے گیا وہاں جا کر میں نے دیکھا۔ کہ اس نے بہت سے جوتے اس قسم کے چرائے ہوئے تھے۔ وہ سب کے سب سجائے ہوئے تھے۔ اور اس نے مجھے کہا۔ کہ کچھ عرصہ سے مجھے اس قسم کے جوتے چوری کرنے کا مرض مجھے لگ گیا ہے۔ اور میں اس عادت سے سخت مجبور ہوں تم دیکھ لو۔ میرا مکان کیسا ہے۔ میری حالت بھی تم دیکھ سکتے ہو کہ میں امیر آدمی ہوں۔ اور میں اس قسم کے جوتے جتنے چاہوں خرید سکتا ہوں۔ مگر بیماری کی وجہ سے میں مجبور ہوں۔ کہ ایسے جوتے چراؤں تو دیکھو اس شخص کو خاص قسم کے جوتے چوری کرنے کی عادت تھی۔ اور اسے اس

چوری کا جنون

تھا۔ اور اس جنون کی وجہ سے وہ مجبور تھا۔ کہ وہ اس قسم کا جوتا چرائے۔ اس طرح کئی آدمی ہوتے ہیں ان کو قتل کرنے کا جنون ہوتا ہے اور پھر قتل کرنے کا جنون ہوتا ہے۔

مجنون دو قسم کا ہوتا ہے۔ یا تو وہ ایسا آدمی ہوتا ہے۔ جس کی باتیں پاگلوں والی ہوتی ہیں اور یا وہ ایسا آدمی ہوتا ہے۔ جس کے کام پاگلوں والے ہوتے ہیں۔ لیکن پکا پاگل وہی ہوتا ہے۔ جس میں یہ دونوں باتیں اکٹھی پائی جائیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

جب تشریف لائے۔ اور آپ نے مکہ والوں کے سامنے یہ پیش کیا کہ ایک خدا کو مانو۔ تو عرب کے لوگ آپ کی یہ بات سمجھ ہی نہیں سکتے تھے کہ لات اور منات اور عزیٰ وغیرہ بت مل کر سب ایک خدا کس طرح بن گئے۔ یہ تو ایسی ہی بات تھی کہ ایک آدمی مجلس میں آ کر ہم سب کو کہے کہ تم سب ایک ہی آدمی ہو۔ وہ یہ نہیں سمجھتے تھے۔ کہ لات خدا نہیں۔ منات خدا نہیں۔ عزیٰ خدا نہیں۔ بلکہ وہ یہ کہتے تھے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہیں۔ کہ لات منات اور عزیٰ وغیرہ سب مل کر ایک ہی خدا بن گئے ہیں۔ اور وہ حیران ہوتے تھے کہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ آپ کی اس بات کی وجہ سے آپ کو پاگل کہتے تھے۔

ہمارے زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لوگوں نے پاگل کہا۔ جب آپ نے

وفات مسیح کا مسئلہ

دنیا کے سامنے پیش کیا۔ تو مسلمان سمجھ ہی نہیں سکتے تھے کہ جب ۱۳۰۰ سال سے یہ مسئلہ امت محمدیہ کے اکابرین پیش کرتے آ رہے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ آسمان پر زندہ ہیں۔ تو اب یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ہم وطن اللہ دین صاحب تھے۔ وہ طب بھی جانتے تھے۔ اور دینی مسائل سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ وہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے متعلق کہا کرتے تھے۔ کہ نور الدین کو طب کیا آتی ہے۔ ویسے وہ اچھے مشہور آدمی تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں بھی پڑھی ہوئی تھیں۔ مگر وہ آخری عمر تک احمدی نہیں ہوئے۔ وہ حضرت صاحب کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ جو میں مرزا صاحب کا مقام سمجھتا ہوں۔ وہ احمدی نہیں سمجھ سکتے۔ ایک دفعہ حکیم فضلدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے صحابی تھے اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد اور دوست تھے۔ وہ اللہ دین صاحب کے پاس گئے۔ اور آپ کو جا کر تبلیغ کرنی شروع کی۔ اللہ دین صاحب کہنے لگے۔ فضل دین جانے دو مرزا صاحب

کے مقام کو جو میں سمجھتا ہوں وہ تم نہیں سمجھتے۔ بھلا جس شخص نے

براہین احمدیہ جیسی عظیم الشان کتاب

لکھی ہے اور اتنے بڑے دماغ کا آدمی ہے وہ ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جب براہین لکھی۔ تو علماء نے اس کتاب کی قدر نہ کی۔ اور آپ پر کفر کے فتوے لگائے۔ تو مرزا صاحب نے اچھا کہا کہ تم نے مجھ پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ میں قرآن سے یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ حضرت عیسےٰ فوت ہوگئے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ زندہ ہیں۔ اور تم اس کا جواب نہیں دے سکوگے۔ تو دیکھو اب مرزا صاحب قرآن کی کئی آیات سے یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔ اور کوئی عالم اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ اب اس بات کا صرف ایک ہی علاج ہے۔ کہ سب مولوی اکٹھے ہوکر مرزا صاحب کے پاس جائیں۔ اور جاکر معافی مانگیں۔ اگر وہ ایسا کریں۔ تو پھر دیکھنا کہ مرزا صاحب قرآن کی ہر آیت سے حضرت عیسےٰ کا زندہ ہونا ثابت کردینگے۔

تو دیکھو اس زمانہ کے لوگوں کے نزدیک یہ بات کیسی عجیب تھی۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ کی وفات ایک حقیقت ہے۔ لیکن

مسلمانوں کی نظروں میں

یہ بات ایک پاگلوں والی بات معلوم ہوتی تھی لوگ دیکھتے تھے کہ جب مرزا صاحب یہ کہتے ہیں کہ یہ حیات مسیح کا مسئلہ ۱۳۰۰ سال سے چلا آرہا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے ایک صدی بعد یہ مسئلہ پیدا ہوگیا تھا کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔ تو اب ہم یہ کس طرح مان لیں کہ وہ فوت ہوگئے ہیں۔ یہ ایک پاگلوں والی بات ہے۔

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا اس لئے بھی پاگل کہتی تھی کہ آپ فرماتے تھے۔ شراب نہ پیو۔ جوا نہ کھیلو۔ اور دوسروں کے مال نہ لوٹو۔ عرب کے لوگ کہتے تھے۔ یہ کیسا آدمی ہے۔ جو شراب سے منع کرتا ہے۔ جو زندگی کا سرور ہے۔ اور جوا کھیلنے اور مال لوٹنے سے منع کرتا ہے۔ جو ایک فائدہ مند کام ہے۔ اس کی یہ باتیں تو پاگلوں والی باتیں ہیں۔ اسی طرح

حضرت شعیبؑ

لوگوں کو کہتے تھے۔ کہ تم دوسروں کا مال نہ لوٹو۔ اپنے اموال کو جائز کاموں میں صرف کرو۔ تو آپ کی باتوں سے آپ کی قوم حیران ہوتی تھی۔ اور کہتی تھی کہ شعیب پاگل ہوگیا ہے۔ دیوانوں کی طرح باتیں کرتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم آپ کے متعلق کہتی تھی کہ محمدؐ کو کیا ہوگیا ہے۔ کہ ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم اپنی زندگیوں کو بنی نوع انسان کی خدمت میں لگادو۔ اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرو تو تمہیں ثواب ملیگا۔ یہ تو ایک پاگلوں والی بات ہے۔ اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے اس نظریہ کو پیش کیا کہ

تلوار کا جہاد

اب ملتوی ہے۔ اب جہاد کی شکل بدل گئی ہے۔ اب لٹریچر اور تبلیغ کے ذریعہ اسلام پھیلانے کا زمانہ ہے۔ تو مسلمان حیران ہوتے تھے کہ کیا اب اس طرح اسلام دنیا پر غالب آجاویگا۔ ان کے نزدیک تو ترقی کا صرف یہی ایک ذریعہ تھا کہ غیر مسلموں کو قتل کردیا جائے باقی صرف مسلمان رہ جائیں گے۔ اور اس طرح دنیا میں اسلام غالب آجائیگا۔ وہ یہ خیال ہی نہیں کرسکتے تھے۔ کہ جو باقی مسلمان رہ جائیں گے۔ کیا وہ حقیقی مسلمان ہیں۔ اور جب حقیقی مسلمان ہی نہیں۔ تو اُن کے ذریعہ اسلام کی ترقی کیسے ہوگی۔ ان کے نزدیک یہ بات ایک پاگل پن کی بات تھی کہ اس بات کو مان لیا جائے کہ حضرت عیسےٰ فوت ہوگئے ہیں۔ اور مرزا صاحب ہی مسیح موعود ہیں۔ اور آپ کی جماعت میں شامل ہوکر۔ چندے دیکر۔ اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ اسلام کو ترقی حاصل ہوجائے گی۔ اور وہ مرزا صاحب اور انکی جماعت کو پاگل کہنے لگے۔ مگر اس الزام سے ڈرنے کی وجہ نہیں۔ کیونکہ جنون ہی ہے جس سے

کام کے نتائج

اعلیٰ نکل سکتے ہیں۔ اور جنون ہی ہے جس سے جماعت ترقی کرسکتی ہے۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ جماعت آہستہ آہستہ فریضہ تبلیغ سے غافل ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہماری جماعت میں تین قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو مولوی نورالدین صاحبؓ کو ایک عالم سمجھتے تھے۔ آپ سے ان کو عقیدت تھی۔ آپ کے احمدی ہونے کی وجہ سے وہ بھی احمدی ہوگئے۔ دوسرے وہ ہیں۔ جو ہماری جماعت کے متعلق سمجھتے تھے کہ یہ

ایک منظم جماعت

ہے۔ اس سے فائدہ اُٹھاکر یورپ کے طریق پر مدرسے وغیرہ کھولے جائیں۔ اس طرح اسلام ترقی کریگا۔ پس چاہیئے کہ ہم اس جماعت کے ساتھ شامل ہوجائیں۔ تیسری قسم ان لوگوں کی ہے۔ کہ جنہوں نے سمجھ لیا کہ خدا تعالیٰ کے مامور کے بغیر مسلمان ترقی نہیں کرسکتے۔ اسلام زندہ نہیں ہوسکتا۔ چونکہ خدا کا مامور آگیا ہے۔ اس لئے ہمیں اس جماعت میں شامل ہوجانا چاہیئے۔ اس تیسری قسم کے لوگوں کی آپ تعریف کیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ یہ حقیقی احمدی ہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اب جماعت

تبلیغ کی طرف

سے سخت غفلت برت رہی ہے۔ جب مخالفت ہوتی ہے۔ اس وقت جماعت کہتی ہے۔ اب تبلیغ نہ کرو۔ یہ موقع نہیں ہے۔ اور جب مخالفت ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔ تو پھر جماعت کہتی ہے۔ تبلیغ کی اب ضرورت نہیں۔ کیونکہ لوگ متوجہ ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تبلیغ کسی وقت بھی نہیں ہوتی۔ مگر جماعت کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ انبیاء اور ان کی جماعتوں کے اندر ایک جنون کی کیفیت ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دسیوں دفعہ

یہ مثال

سنائی ہے۔ کہ ایک پاگل عورت تھی۔ گاؤں کے بچے اُسے ستایا کرتے تھے اور وہ انہیں گالیاں دیا کرتی تھی۔ لوگوں نے ایک دن یہ مشورہ کیا۔ کہ اپنے بچوں کو گھروں سے نکلنے نہ دیا جائے اور دروازے بند کردئے گئے۔ جب گھروں کے دروازے بند کرائے گئے۔ اور کوئی بچہ باہر نہ نکلا۔ تو وہ پاگل عورت گھروں کے دروازے کھٹکھٹاتی پھرتی۔ اور ہر گھر پر جاکر یہ کہتی تھی۔ کیوں کیا ہوا۔ تمہارا بچہ آج باہر نہیں نکلا۔ کیا تمہارے گھر کوئی موت ہوگئی ہے یا چھت گر پڑی ہے یا تمہارے بچے مرگئے ہیں جو آج باہر نہیں نکلے۔ لوگوں نے جب یہ دیکھا کہ یہ گالیوں سے تو پھر بھی باز نہیں آتی۔ انہوں نے مشورہ کرکے گھروں کے دروازے کھول دئے۔ اور بچوں کو باہر نکال دیا۔ اس مثال کو سناکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ فرمایا کرتے تھے کہ یہی حال انبیاء کا ہوتا ہے۔ بغیر

لوگوں کی مخالفت

کے انہیں چین ہی نہیں آتا۔ اور بغیر گالیوں کے انہیں لذت ہی نہیں آتی۔ تو مومن ہمیشہ مجنون ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ حقیقتاً پاگل ہوتا ہے۔ بلکہ مومن کے سب کام عقل کے ماتحت موقع اور محل کے مطابق ہوتے ہیں۔ وہ مجنون اس لحاظ سے ہوتا ہے کہ وہ ایسی باتیں دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ جو انہیں عجوبہ نظر آتی ہیں۔ اور وہ دین کے لئے ایسی قربانیاں کرتا ہے۔ جو دنیا کی نظر میں ناممکن اور بے فائدہ نظر آتی ہیں۔

لوگوں کے دماغوں میں ایمان کو داخل کرنا

ایک نہایت ہی مشکل کام ہے۔ وہ وقت کے مامور کی بات سننا برداشت نہیں کرسکتے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سی میٹھی زبان کس کی ہوسکتی ہے۔ آپ جب مکہ والوں کے سامنے یہ بات پیش کرتے تھے کہ ایک خدا کو مانو اور میری نبوت پر ایمان لاؤ۔ وہ طیش میں آجاتے اور کہتے نہ اے محمد ایسی باتیں نہ کرو۔ ہم سننے کیلئے تیار نہیں۔ اسکے سوا اور باتیں کرو۔ وہ ہم بخوشی سنینگے۔ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے لوگوں کا ہے کہ وہ ہمیں یہ کہتے ہیں کہ اور باتیں ہم تمہاری خوشی سے سننے کو تیار ہیں مگر مرزا صاحب کی کوئی بات نہ کرو۔ ہم ایسی باتیں برداشت نہیں کرسکتے۔ اور مرزا صاحب کے دعویٰ کو ہم سننے کیلئے تیار نہیں ہیں تو صداقت کو قبول کرنا اور دماغوں میں ایمان کو داخل کرنا ایک قربانی چاہتا ہے اور بہت بڑی قربانی چاہتا ہے اور یہ قربانی بغیر جنون کے نہیں ہوسکتی۔ تبلیغ کیلئے نرم اخلاق محبت اور پیار بھی کچھ استعمال کرو لیکن

یہ یاد رکھو

کہ تبلیغ کسی وقت رد کی نہیں جاسکتی اور بغیر تبلیغ کے اسلام ترقی نہیں کرسکتا۔ تم اس حربہ کو استعمال کرکے کامیاب ہوسکتے ہو۔ جو اس زمانہ کے مامور کو خدا کی طرف سے دیا گیا ہے اور وہ تبلیغ ہے۔ اسوقت دنیا کے بڑے سے بڑے فلاسفر کی باتوں سے اسلام کو ترقی نہیں ہوسکتی۔ دنیا مل سکتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق

پیسہ اخبار لاہور کا پچپن ۵۵ سالہ نوٹ

(از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے آف قادیان ۔ حال رتن باغ ۔ لاہور)

تاریخ اپنے ورق الٹتی رہتی ہے اور بعد کے اوراق دیکھنے والے عموماً پرانے ورقوں کو بھول جاتے ہیں ۔ حالانکہ گذرے ہوئے اوراق میں بسا اوقات قیمتی اور مفید معلومات کا ذخیرہ مخفی ہوتا ہے ذیل میں ایک اسی قسم کا پلٹا ہوا ورق پیش کیا جاتا ہے ۔ جو ہمارے موافقوں اور مخالفوں دونوں کے لئے مفید ہو سکتا ہے ۔ جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے حکم پاکر سلسلہ بیعت ۱۸۸۹ء میں شروع فرمایا تھا ۔ اور اس کے بعد ۱۸۹۱ء کے آغاز میں آپ کی طرف سے مسیحیت کے دعویٰ کا اعلان ہوا ۔ اس اعلان کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تبلیغ حق اور اتمام حجت کی غرض سے پنجاب اور یو۔ پی کے کئی مقامات کا سفر اختیار فرمایا ۔ انہی سفروں میں لاہور کا ۱۸۹۲ء کا سفر بھی شامل تھا جس کا ذکر ذیل کے اقتباس میں آتا ہے ۔ جو ان ایام میں لاہور کے مشہور و معروف روزنامہ "پیسہ اخبار" کے ایڈیٹوریل میں شائع ہوا تھا ۔ ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار بعد میں خود بھی عام مخالفت کی رو میں آ گئے تھے ۔ مگر ذیل کے نوٹ سے ظاہر ہے کہ وہ اوائل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصلاحی عزمات کو کس قدر منزلت کی نظر سے دیکھتے تھے ۔ ایڈیٹوریل کے الفاظ درج ذیل کئے جاتے ہیں

پیسہ اخبار

لاہور ۔ یوم دوشنبہ ۲۲ فروری ۱۸۹۲ء

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لاہور میں

مرزا صاحب دو ہفتہ سے لاہور میں تشریف رکھتے ہیں ۔ اور لاہور کی خاص و عام طبائع کو اپنی طرف متوجہ کر رہے تھے ۔ کہ کسی وجہ سے سیالکوٹ کو چلے گئے ہیں ۔ ہر شخص گھر میں دوکان پر ۔ بازار میں ۔ دفتر میں مرزا صاحب اور ان کے دعویٰ مماثلت مسیح کا ذکر کرتا ہے حتیٰ کہ اخبارات نے بھی کالم کے کالم اور ورقوں کے ورق مرزا صاحب کے حالات اور عقائد کی تردید یا تائید میں لکھ ڈالے ہیں مگر ہم نے عمداً اس بحث کو نہیں چھیڑا جس کی بڑی وجہ یہ ہے ۔ پیسہ اخبار کوئی مذہبی اخبار نہیں مگر اب چونکہ معاملہ عام انٹرسٹ کا ہو گیا ہے اور کئی صاحبوں نے پیسہ اخبار کی رائے مرزا صاحب کے عقائد اور عام حالات کی نسبت دریافت کی ہے ۔ اس لئے ہم مختصر طور پر ایک دو باتیں ظاہر کرتے ہیں ۔ مرزا صاحب کے حق میں جو کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے ۔ ہم کو اس سے سخت افسوس ہوا ہے کوئی مسلمان زنا کرے ۔ چوری کرے ۔ الحاد کا قائل ہو ۔ شراب پیئے اور کوئی کبیرہ گناہ کرے ۔ کبھی علمائے اسلام اس کی تکفیر پر آمادہ نہیں سنے گئے ۔ مگر ایک باخدا مولوی کو جو قال اللہ اور قال الرسول کی تابعداری کرتا ہے ۔ بعض جزوی اختلافات کی وجہ سے کافر گردانا جاتا ہے ؎

گر مسلمانی ہمیں است کہ واعظ دارد
وائے گر از پس امروز بود فردائے

ہم یہ نہیں کہتے ۔ کہ ہر شخص مرزا صاحب کی ہر ایک بات کو تسلیم کرے ۔ لیکن یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے مولوی صاحبان اپنی اس لیاقت اور ہمت کو غیر مسلموں کے مقابلے میں صرف کریں ۔

جواب مرزا صاحب کے مقابلے میں صرف یہی ہے ؎

ہر کس از دست غیر نالہ کند
سعدی از دست خویشتن فریاد

اہل اسلام مطمئن رہیں ۔ کہ مرزا صاحب اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ۔ اور یہ بات ہمارے عقیدے کے مطابق ان کے اختیار سے بھی باہر ہے ۔ اگر اہل ہنود خصوصاً آریہ لوگ اور عیسائی لوگ مرزا صاحب کی مخالفت میں زور سے کھڑے ہو جاتے تو ایسا بیجا نہیں تھا ۔

مرزا صاحب کی تمام کوششیں آریہ اور عیسائیوں کی مخالفت میں اور مسلمانوں کی تائید میں صرف ہوتی ہیں جیسا کہ ان کی مشہور تصنیفات براہین احمدیہ ، سرمہ چشم آریہ اور بعد کے رسائل سے واضح ہیں ہم اس کے سوائے اور کیا کہہ سکتے ہیں وما علینا الا البلاغ ۔ اس قدر لکھ دینا بھی نامناسب نہ ہوگا ۔ کہ ہم ہرگز مرزا صاحب کے معتقدوں میں سے نہیں ہیں ۔"

مجھے یاد ہے

(رقم فرمودہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

(۲)

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ حیات میں عاجز نوجوان تھا ۔ بدن میں طاقت تھی ۔ مجلس میں کتنی بھیڑ ہو کوشش کر کے میں حضور کے قریب بیٹھنے اور سیر میں حضور کے قریب چلنے کی کوشش کرتا ۔ تاکہ حضور کی باتیں سن سکوں ۔ مجھے یاد ہے کہ جب مجلس میں خاموشی ہوتی تو حضور کے منہ میں کلمہ سبحان اللہ جاری رہتا

حاجی ملک غلام حسین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت پرانے خادم ہیں ۔ میں نے دیکھا ہے ۔ کہ اب تک یہی کلمہ مبارک ان کی زبان پر جاری رہتا ہے ۔ میں نے ان سے دریافت کیا ۔ کہ آپ کو یہ عادت کیسے ہوئی ۔ تو حاجی صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی صحبت سے چونکہ حضور کے منہ میں اکثر یہ کلمہ جاری رہتا ہے ۔ اس واسطے مجھے یہی عادت ہو گئی ۔

(۶) حضور کی یہ عادت نہ تھی ۔ کہ مجلس میں ہاتھ اٹھا کر دعا کریں ۔ جب کوئی دوست کسی امر میں دعا کے واسطے عرض کرتا ۔ تو فرمایا کرتے دعا کریں گے ۔ مطلب یہ ہوتا کہ علیحدگی میں دعا کریں گے ۔ لیکن بعض دفعہ کسی دوست کے اصرار پر مجلس میں ہی دعا کی ہے ۔ ایسی دعا کے وقت میں حضور کے بہت قریب ہو کر یہ سننے کی کوشش کرتا ۔ کہ حضور کن الفاظ میں دعا کرتے ہیں ۔ تو مجھے یاد ہے کہ حضور ہمیشہ سب سے اول سورہ فاتحہ پڑھتے اس کے بعد اور دعائیں کرتے ۔

(۷) حضور کی مجلس مبارک میں تکلفات ۔ بناوٹ نہ ہوتی ۔ ہر قسم کی باتیں بے تکلف ہوتی رہتی تھیں ۔ ایک دفعہ قدوں کا ذکر ہو گیا فلاں کا قد لمبا ہے ۔ فلاں کا قد چھوٹا ہے ۔ کسی نے میری طرف اشارہ کر کے کہا ۔ کہ مفتی صاحب بھی چھوٹے قد کے ہیں ۔ حضور نے میری طرف نگاہ کرتے ہوئے فرمایا ۔ نہیں ۔ مفتی صاحب کا قد تو اچھا ہے ۔"

ہمارے اعمال

يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا ۔ ترجمہ :۔

اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو ۔ اور صاف اور سچی بات کہا کرو ۔ پاکستان کے استحکام کے لئے ضروری ہے ۔ کہ مسلمانوں کے کل فرقوں میں باہمی اتحاد و اتفاق قائم ہو ۔ اتحاد کی ضرورت کے متعلق قائد اعظم نے تاکیداً اپنی ہر ایک سپیچ میں توجہ دلائی ہے ۔

جو لوگ جھوٹی افواہیں گھڑتے رہتے ہیں ۔ اور ایسا پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں ۔ کہ جس سے اہل قبلہ میں تنازعات اور منافرت پیدا ہو وہ درحقیقت آئے دن فتنہ و فساد کی آگ لگاتے ہیں ۔ ولا تفسدوا في الارض بعد اصلاحها خداوند کریم نے یہ ارشاد فرمایا ہے ۔ تو ہم کو چاہیئے کہ ہم کذب و افترا اور بہتان سے پاکستان کو صاف کرنے کی کوشش کریں ۔ تاکہ پاکستان کی بنیادیں مضبوط ہوں اور اس وقت حالت ہماری یہ ہے کہ

بڑھے جس سے نفرت وہ تقریر کرنی
جگر جس سے شق ہوں وہ تحریر کرنی !
گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی
مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی
اگر پاتے ہیں وہ دلوں میں صفائی
تو ہیں ڈالتے اس میں طرح جدائی
ٹھنی دو گروہوں میں جس دم لڑائی
تو گویا تمنا ہماری بر آئی
سعایت میں بہتان میں افترا میں
کسی بزم بیگانہ و آشنا میں
نہ پاؤ گے رسوا و بدنام ہم سے
بڑھے بھر نہ کیوں شان اسلام ہم سے
خصومت سے ہیں اپنی گو خوار یاں سب
نزاعوں سے باہم کی ہیں ناتواں سب
خود آپس کی چوٹوں سے ہیں خستہ جاں سب
یہ ہیں متفق اس پہ پیر و جواں سب !
کہ نا اتفاقی نے کھویا ہے ہم کو
اسی جز و دشمن نے ڈبویا ہے ہم کو (حالی)

موجودہ تنزل سے نجات پانے کا یہی علاج ہے کہ ہمارا عمل قرآن و حدیث کی تعلیمات کے مطابق ہو ۔

پتہ مطلوب ہے

مسماۃ حشمت بی بی زوجہ شیخ محمد احمدی سکنہ ڈیہرلیہ اللہ دار دھیان تحصیل و ضلع گورداسپور عمر تقریباً ۵۵ سال لنگ ۔ گندمی آنکھوں سے نابینا جسم کمزور اثناء حملہ میں قافلہ سے بچھڑ گئی تھیں ۔ اگر کسی کو علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں ۔ شیخ محمد قریشی بمقام فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ ، معرفت چوہدری محمد شریف صاحب فیروز والہ

ایک خواب!

حکیم محمد الدین صاحب بمبئی سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں :-

سیدی ! کل شب یعنی ۲۸-۱۱ صبح ایک بجے یہ خواب دیکھا۔ خواب میں ایسے معلوم ہوا جیسے کہ میں لڑائی کے میدان سے جملہ معلومات حاصل کرکے آیا ہوں۔ چنانچہ راستہ میں مجھے سید ظہیر احمد صاحب واقف زندگی ملے۔ میں نے ان سے وہ واقعات بیان کرنے چاہے۔ مگر سید صاحب نے کہا۔ کہ آپ اردو کے علاوہ کسی اور زبان میں یہ واقعات سنائیں۔ چنانچہ میں نے سوچ سوچ کر عربی زبان میں چند فقرے بولے اس کے بعد یہ نظارہ غائب تھا۔ اور میں حضور کے مکان میں پہنچا۔ جہاں حضور تشریف فرما تھے۔ میرا خیال تھا کہ حضور اپنے کام سے فراغت کے بعد مجلس عرفان میں تشریف فرما ہوں گے۔ لہذا مجھے انتظار میں حضور ہی کے مکان میں بیٹھنا چاہیئے۔ حضور ایک تخت پوش پر لیٹے ہوئے تھے۔ اور شانہ اوپر کوئی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ قریب ہی جملہ صاحبزادگان اور کچھ خدام تشریف رکھتے تھے۔ اور نیچے کی طرف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تشریف رکھتے تھے۔ میں ایک خالی کرسی پر جوتی اتار کر بیٹھ گیا۔ حضور کے ہاتھ میں ایک مسودہ تھا جس میں سے حضور حدیث کی دعائیں بڑی رقت سے پڑھ کر اُن کی حکمت سامعین مذکورہ بالا کو سمجھا رہے تھے۔ میں بھی حضور کی تقریر سے متاثر ہوا۔ اتنے میں کسی خادم نے کہا۔ کہ اتنے بجکر اتنے منٹ ہو گئے ہیں۔ ارشاد کہا۔ کہ پانچ بج کر دس منٹ ہو گئے ہیں (صحیح وقت یاد نہیں) حضور نے کسی صاحبزادہ سے استفسار فرمایا۔ کہ کیا واقعی یہ وقت ہو گیا ہے۔ صاحبزادہ موصوف نے تصدیق کی۔ اس پر حضور نے اپنا درس بند کر دیا اور سامعین کو فرمایا کہ اب تمہیں بیٹھے بیٹھے اتنی دیر ہو گئی ہے۔ مغرب کی نماز میں اتنا وقت باقی ہے۔ لہذا اب تم کچھ وقت کے لئے سو جاؤ۔ مگر کسی نے کہا کہ اب تو رات کو ہی آرام کریں گے۔ صاحبزادگان میں سے بعض کو دیکھا تو انہوں نے تازہ ڈاڑھیاں رکھی ہوئی تھیں۔ وہ جنگ کا نظارہ جو میں سید ظہیر احمد صاحب کو سنانا چاہتا تھا۔ وہ یہ تھا۔ کہ دیکھا کہ میں کسی علاقہ میں سے گذر رہا ہوں۔ کسی نے کہا۔ کہ جب ہماری یعنی احمدیوں کی فوجیں چین کے قریب پہنچیں گی۔ تو ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ خدا تعالیٰ اُن کو کہہ دے گا۔ کہ اب جس قدر جلدی سے تم بڑھ کر دشمن کے ہاتھ میں تبضہ کر سکتے ہو۔ کہ لو وہ تمہارا مفتوحہ علاقہ ہوگا۔ ہمیں اس موقعہ کی اہمیت کا پورا پورا خیال رکھ کر اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اس کے بعد کچھ عرصہ کے لئے وقفہ کا زمانہ ہوگا۔ یعنی فتوحات میں وقفہ کا زمانہ ہوگا۔ اس کے بعد بیدار ہو گیا۔ وہ علاقہ جہاں فوجیں پہنچیں گی۔ میں نے خواب میں اچھی طرح دیکھا۔

حضور کا نہایت ادنیٰ خادم ناچیز حکیم محمد الدین عفی عنہ بمبئی۔

نفع مند کام

بعض احباب نے نفع مند کام کے تحت نظارت بیت المال کے توسط سے اپنی بعض رقوم تجارت پر لگی ہوئی ہیں۔ لیکن گذشتہ فسادات اور انتقال مکانی کی وجہ سے اکثر احباب کے نئے پتہ جات دفتر بیت المال میں نہیں کہ احباب سے اندریں بارہ خط وکتابت کی جا سکے اس لئے بذریعہ اعلان ہذا عرض ہے کہ براہِ مہربانی وہ صاحب جن کی رقم نظارت بیت المال کے توسط سے کسی تجارت پر لگی ہوئی ہے۔ اپنے موجودہ پتہ سے فوری طور پر مطلع فرمائیں نیز اگر کوئی صاحب اپنا روپیہ تجارت پر لگانا چاہتے ہوں۔ تو نظارت ہذا سے خط وکتابت کریں۔ (نظارت بیت المال)

لڑکیوں کی دینی تعلیم

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام لاہور کی لڑکیوں کی دینی تعلیم کی کمی شدت سے محسوس کرتے ہوئے ایک کلاس جس میں قرآن مجید۔ حدیث شریف عربی۔ کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ تاریخ اسلام۔ عام معلومات فسٹ ایڈ وغیرہ کھولی گئی ہے۔ اس ذریں موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے پورا فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ:۔ اس کلاس میں داخل ہونے کے لئے قرآن مجید ناظرہ اردو لکھنا پڑھنا آنا ضروری ہے (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

پتہ مطلوب ہے!

حکیم غلام نبی احمدی موضع وڈیہی ضلع امرتسر کی خیریت مطلوب ہے۔ آپ جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ (چوہدری محمد حسین مہاجر مجاہد ۔ ۔ ۔ ضلع امرتسر)

مصباحی بہنوں کو اطلاع

مصباحی بہنوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ رسالہ مصباح ابھی تک باوجود کوشش کے رجسٹرڈ نہیں ہو سکا۔ جس کی وجہ سے اس کی اشاعت میں التوا ہوتا جا رہا ہے۔ جب بھی رسالہ رجسٹرڈ ہو جائے گا۔ فوراً آپ کی خدمت میں روانہ کر دیا جائے گا۔ اس سے قبل آپ سے رسالہ مصباح کے لئے مضامین بھیجنے کی درخواست کی گئی تھی۔ لیکن بہنوں نے اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ مہربانی فرما کر صاحب استعداد بہنیں اپنے علمی۔ اخلاقی۔ معاشرتی۔ سیاسی۔ اصلاحی۔ مذہبی تاریخی اور گھریلو زندگی پر مشتمل مضامین جلد از جلد روانہ فرما دیں۔ نیز اپنے اس قومی آرگن کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ وسعت دیں

(امۃ اللہ خورشید معرفت دفتر لجنہ اماء اللہ۔ رتن باغ پاکستان)

چوہدری محمد اسحٰق صاحب ساقی کی لنڈن کو روانگی!

کل مورخہ ۲۷ شہادت ۱۳۲۸ بروز ہفتہ برادرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب ساقی رات کی گاڑی سے لنڈن روانہ ہو گئے۔ برادرم مکرم کے متعلق نائیجیریا (مغربی افریقہ) جانے کا فیصلہ ہوا ہے۔ لنڈن انگریزی تقریر وغیرہ کی پوری مہارت کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ برادرم مکرم میٹرک میں میرے ساتھ دو ماہ کم دو سال اکٹھے رہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کا سفر اور اُن کی تبدیلی اُن کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین اللّٰھم آمین۔ بندہ احباب جماعت سے درد مندانہ دعا کی درخواست کرتا ہے۔ کہ اب جب کہ بندہ اس سرزمین میں جو اسلامی تاریخ کے لحاظ سے ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس کے لئے احمدیت کی نمائندگی کی بھاری ذمہ داری پڑی ہے۔ خدا تعالیٰ مجھے اس کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین:۔

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن

خواجہ حفیظ احمد صاحب جو ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے اپنی علالت کی وجہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ آئندہ کے لئے خواجہ نذیر احمد صاحب جو پہلے سیکرٹری مال تھے۔ اب جنرل سیکرٹری کے طور پر نامزد کئے جاتے ہیں۔ اور لئیق احمد صاحب متعلم گورنمنٹ کالج لاہور بطور سیکرٹری مال مقرر کئے جاتے ہیں:۔ (مرزا منظور احمد متعلم ایم۔ ایس سی پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن)

نوجوانانِ احمدیت مت بھولئے.........!

مجالس خدام الاحمدیہ آپ کے لئے مکتبہ ہائے تعلیمی ہیں۔ اور یہ بھی مت بھولئے کہ نوجوان قوم کی روح ہوتے ہیں۔ نوجوانوں کی تیزی قوم کی ترقی کا باعث ہے۔ اور نوجوانوں کی سستی قوم کے تنزل کا باعث بن سکتی ہے۔ نوجوان قوم کا ستون ہیں اور ستونوں کو سوچنا چاہیئے کہ عمارت کو قائم رکھنے کے لئے اس کا مضبوطی سے کھڑے رہنا کس قدر ضروری ہے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجالس خدام الاحمدیہ کے قیام اور ان کے باقاعدہ کام کرنے کے لئے جو تاکیدی ارشادات فرمائے ہیں۔ ان کے پیش نظر ہر جماعت جس میں ۱۵ سال سے ۴۰ سال کے نوجوان ہیں۔ اس میں مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہونی ضروری ہے اور ہر مخلص کا فرض ہے کہ وہ مجلس قائم کرے اور کرائے۔

امراء جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے اس دائیں بازو کو ہلائیں جہاں مجلس نہیں وہاں قائم کریں جہاں قائم ہے اسے بیدار کریں تا آپ کو قوت بھی ملے اور قوم کے نوجوان بھی کام کے لئے تربیت پائیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا:- ۱۔ میرے برادر محترم ملک مظفر احمد صاحب کا لڑکا محمود احمد تقریباً ۱۵ یوم سے بیمار ہے۔ ۲۔ میری بڑی ہمشیرہ لائقہ خانم کا میو ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ احباب ہر دو کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ۳۔ میری بیوی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ میو ہسپتال میں داخل کرایا تھا۔ مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد صدیق انصاری کاتب روزنامہ اخبار الفضل)

عرب سے آواز

میں بلاد اسلامیہ پر نظر کرتا ہوں۔ میں ۱۵ سال سندھ میں رہ چکنے کے بعد کہتا ہوں میں اپنے ہموطن پنجابیوں میں ۱۸ برس گزارنے کے بعد عرب سے بلند آواز آپ تک یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ آپ کی تمام کمزوریوں کا علاج ہے اتفاق و اتحاد۔ سپاہیانہ زندگی صنعت حرفت و تجارت میں مضمر ہے۔ Might is Right جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا سخت دور دورہ ہے۔ انسان ابھی تک انسانیت کے درجہ کو نہیں پہنچا۔ دنیا کسی کمزور کی دادرسی و فریاد رسی کو تیار نہیں۔ بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھا رہی ہے یہ قانون قدرت کا ایک اٹل و غیر مبدل قانون ہے اب دنیا میں وہی قومیں زندہ رہیں گی جو ہر طرح سے اپنے آپ کو مضبوط طاقتور بنائیں گی۔

کامیابی کا گر

جاپان کا بچہ بچہ مرد و عورت چھوٹے بڑے کسی نہ کسی ہنر کے استاد ہوتے ہیں جنہوں نے ان کے قیدیوں کو دیکھا۔ انہوں نے اس کے متعلق اپنی چشم دید شہادت پیش کی۔ اور یہی وہ قابل رشک وصف تھا۔ جس وجہ سے وہ تمام دنیا کی صنعت و حرفت و تجارت کی مارکیٹ پر چھا گئے تھے۔ پس اب بھی آج کسی ایک ہنر کو اپنی طبیعت کے میلان کے مطابق انتخاب کریں۔ پھر اس میں ایک بے مثل کمال پیدا کریں۔ دنیا آپ کی محنت و کمال کی قیمت سونے و چاندی میں ادا کرے گی کسی ہنر میں کمال پیدا کرنا ہی کامیابی کا ایک نہایت قیمتی گر ہے

عطاء اللہ مجاہد مسقط

درخواست ہائے دعا

خاکسار کا لڑکا عزیز منصور محمد میٹرک کے امتحان میں شامل ہونے والا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ کریم محض اپنے فضل و رحم سے اس کو کامیاب فرما کر دین کا خادم بنائے آمین اللہم آمین۔ خاکسار شیخ محمد شرما پوسٹ بکس ۲۵۹ کراچی صدر

بشارت احمد صاحب واقف زندگی فائنل امیر کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان ملت سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے انہیں امتحان میں کامیاب کرے۔

خاکسار:۔ بشارت احمد جام لارنس روڈ کراچی پاکستان۔

میرے شوہر سعید حمید الدین احمد صاحب بعارضہ بواسیر بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مبارکہ بیگم جمشید پور

دعائے مغفرت

عزیزہ منورہ بیگم ولد راجہ خان بہادر مورخہ ۶/۴/۴۸ کو اس جہاں سے کوچ کر گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ پڑھنے کے لئے احمدی بہت تھوڑے تھے۔ دعائے مغفرت اور نماز جنازہ غائب کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔

راجہ محمد اکبر

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہوسکیگی (منیجر)

باجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات با اختیارات کلکٹر

علی احمد ولد چوہدری الہ بخش قوم راجپوت بھٹی سکنہ گجرات

بنام

مسمات رانی بیوہ ہیرا لال۔ سوہن لال ولد نہال چند قوم کھتری سکنہ گجرات حال مشرقی پنجاب

دعویٰ فک الرہن ۱/۸ کنال ۵ مرلہ رقبہ موضع کالرہ ٹوبیاں تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم چونکہ مغربی پنجاب سے سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب میں نامعلوم جگہ پر چلے گئے ہیں۔ اس لئے ان کی تعمیل بذات خاص ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کوئی عذر فک الرہن میں ہو۔ تو مورخہ ۲۱/۵/۴۸ کو اصالتاً۔ وکالتاً یا بذریعہ مختار مجازہ حاضر ہو کر پیش کریں۔

بصورت عدم تعمیل کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

14/4/48

دستخط حاکم ۔ مہر عدالت

اشتہار زیر اطلاع ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس خان صلاح الدین حنیف صاحب سب جج بہادر درجہ اول ناروال

مقدمہ ۱۷ سنہ ۱۹۴۸ء

اسماعیل ولد دینا قوم انصاری سکنہ علیووالی تحصیل ناروال مدعی

بنام

چونی لعل ولد بنسی لعل کھتری سیٹھی سکنہ سنکھترہ تحصیل ناروال مدعا علیہ

دعوے دلاپانے مبلغ -/۸۰۰ روپیہ بروئی پرونوٹ

بنام چونی لعل مدعا علیہ مذکورہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں چونی لعل مدعا علیہ مذکور کی تعمیل سمن معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر چونی لعل مدعا علیہ مذکور مورخہ ۶/۵/۴۸ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر جوابدہی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔ 15/4/48

دستخط حاکم ۔ مہر عدالت

پناہ گزینوں کیلئے قابل کاشت قطعات آراضی

شور کوٹ (ملتان فارسٹ ڈویژن ملتان) کمالیہ کے قریب بورالا (منٹگمری فارسٹ ڈویژن ہیڈ کوارٹر چیچاوطنی) وال بچراں ضلع میانوالی (مظفرگڑھ فارسٹ ڈویژن ملتان) میں کاشت کے لئے تین قطعات قابل یافت ہیں۔ بورالا اور شور کوٹ کے قطعات کو محکمہ زراعت صرف خریف کے لئے پانی دے گا۔ لیکن وال بچراں کے قطعہ کو ایک سال کے لئے ربیع اور خریف دونوں فصلوں کے لئے پانی دیا جائے گا۔ شور کوٹ اور بورالا میں خریف کے پانی سے چنا بویا جا سکتا ہے۔ جو امید ہے برسات کا پانی ملنے سے پختہ ہو سکے گا یہ پناہ گزینوں کو ابھی تک کوئی زمین نہیں ملی ہے۔ تاوقتیکہ انہیں کسی اور جگہ مستقل آباد کرنے کا انتظام نہ ہو وہ عارضی طور پر وہاں جا کر آباد ہو سکتے ہیں۔ انہیں اس سلسلہ میں ملتان اور منٹگمری کے ڈویژنل فارسٹ افسران سے ملنا چاہیئے۔

۲۱۷

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول۔ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب صاحب جج بہادر درجہ اول سرگودھا

دعوےٰ دیوانی ۲۰۸

شیخ محمد دین ولد شیخ علم الدین قوم شیخ بنام ایشرداس ولد کرم چند قوم نارنگ سکنہ بلاک ۲۱ سرگودھا سکنہ سرگودھا

دعوےٰ دلاپائے مبلغ -/۱۶۸۰ روپے

بنام ایشرداس ولد کرم چند قوم نارنگ سکنہ بلاک ۲۱ سرگودھا

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا مسمّی ایشرداس مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام ایشرداس مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر ایشرداس مذکور تاریخ ۷ ماہ مئی ۱۹۴۸ء کو بمقام سرگودھا حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۱۵ ماہ اپریل ۱۹۴۸ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم ۔ مہر عدالت

قائداعظم مغربی پنجاب کی وزارت کے اختلافات دور کریں گے

لاہور ۲۱ اپریل - قائداعظم کی طرف سے گورنر مغربی پنجاب کے ذریعے یہ پیغام موصول ہوا ہے کہ خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ وزیر اعظم - میاں ممتاز دولتانہ وزیر خزانہ اور سردار شوکت حیات خاں کراچی میں انہیں ملیں چنانچہ یہ تینوں احباب ۲۲ اپریل کو کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ قائداعظم ان کے باہمی اختلافات کو دور کرنے کی کوشش کرینگے اور گفتگو کے دوران میں پنجاب کی وزارت میں توسیع کرنے کا معاملہ بھی زیر بحث آئیگا۔

باؤلی کیمپ کے مہاجرین دل برداشتہ ہوگئے

لاہور ۲۱ اپریل۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ ایل۔ اے۔ چوہدری غلام فرید صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ راؤ خورشید علی صاحب ایم۔ ایل۔ اے اور ایڈیٹر صاحب روزنامہ سفینہ نے باؤلی کے مہاجر کیمپ کا دورہ کیا اور انکی شکایات سنیں۔ گذشتہ ہفتہ پولیس نے مہاجرین پر جو فائرنگ کی تھی اس کی وجہ سے وہ دل برداشتہ ہوگئے تھے۔ اور واپس مشرقی پنجاب جانیکا ارادہ کر رہے تھے۔ چاروں اصحاب نے انہیں تسلی دی۔ اور ان سے وعدہ کیا کہ وہ اپنی شکایات بنائیں تاکہ انہیں حکومت تک پہنچا کر انہیں دور کیا جاسکے۔

"اخوان المسلمین" دنیا میں تبلیغ اسلام کریگی

کراچی - ۲۰ اپریل - سید صالح صاحب نائب صدر الاخوان المسلمین نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ اخوان المسلمین خالص ہندی جماعت ہے۔ جس کا مقصد مسلمانوں کی بین الاقوامی برادری پیدا کرنا ہے۔ یہ مجلس دنیا میں وسیع پیمانے پر تبلیغ اسلام کرے گی۔ تاکہ تمام ممالک مسلمان ہو کر ایک ہی رشتہ میں منسلک ہو جائیں۔ اس انجمن کے ممبروں کی تعداد کئی کروڑ تک پہنچ چکی ہے۔ امریکہ، انگلستان سیلون اور کئی دیگر ممالک میں اس کی شاخیں موجود ہیں۔ پاکستان میں بھی لاہور - راولپنڈی - اور کوئٹہ میں شاخیں قائم کی گئی ہیں۔

آکسفورڈ میں بارہ ملکوں کے طلباء کا اجتماع

لنڈن ۲۰ اپریل - یورپ کے بارہ ملکوں کے طلباء آکسفورڈ میں برطانوی یونیورسٹیوں کے نمائندوں سے ایک کانفرنس میں ملاقات کر رہے ہیں۔ جنگ کے بعد اپنی نوعیت کا یہ پہلا اجتماع ہے۔ اس اجتماع کا انتظام آکسفورڈ یونین اور آکسفورڈ آسٹریا کمیٹیوں کے انڈر گریجوایٹ طلباء نے کیا ہے۔ آسٹریلیا اور جرمنی کی نمائندگی بون اور ویانا کی یونیورسٹیوں کے پچاس طلباء کر رہے ہیں۔ اس کانفرنس کے ڈیلی گیٹ یورپ کے موجودہ اور آئندہ مسائل پر غور کر رہے ہیں۔ بارہ دن کے پروگرام میں برطانیہ کی نمایاں سیاسی اور علمی شخصیتوں کی تقریریں بھی شامل ہیں۔ کل باہر سے آنے والے طلباء ایٹن اور ونڈسر جائیں گے۔ اور اس کے بعد وہ سٹریٹ فورڈ آن ایون جائیں گے۔ جو شیکسپیئر کی جائے پیدائش ہے۔ اس وقت جبکہ یورپی ملکوں کو سیاسی اور تمدنی تعلقات کے استحکام کی ضرورت ہے۔ آکسفورڈ کی یہ کانفرنس ان مقاصد کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔

کیا سکورٹی کونسل اپنا ایوارڈ صادر کرے گی

لیک سیکسس ۲۱ اپریل مسئلہ کشمیر کے متعلق جو نئی قرارداد چھ ملکوں نے تیار کی ہے۔ اسکے متعلق عام احساس یہ ہے کہ چونکہ یہ طویل بحث تمحیص اور گہرے غور و فکر کے بعد تیار کی گئی ہے اس لئے اب اس میں تغیر و تبدل کی گنجائش مشکل ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ گو طرفین اس قرارداد پر مطمئن نہیں ہیں تاہم اب وہ وقت آگیا ہے جبکہ سیکورٹی کونسل کو اپنا ایوارڈ دے دینا چاہیئے۔

پاکستان میں ایک لاکھ پینسٹھ ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کرنیکی تجویز

کراچی ۲۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستانی صوبوں اور ریاستوں کے نمائندوں کی ایک اہم کانفرنس ۲۸ اپریل کو کراچی میں ہو رہی ہے۔ جس میں پاکستان میں بجلی کی قوت کو ترقی دینے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ اور اس سلسلے میں سر ہنری ہاورڈ کی تیار کردہ رپورٹ پر بحث کی جائے گی۔ مجوزہ سکیم کے مطابق مغربی پنجاب میں دس کروڑ تیس لاکھ روپیہ کی لاگت سے چالیس ہزار کلوواٹ بجلی پیدا کی جائے گی۔ سندھ میں پانچ کروڑ کے مصرف سے پچیس ہزار اور مشرقی پاکستان میں ایک لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

پاکستان کے لئے نئی تعلیمی فلمیں تیار کی جائیں گی

کراچی ۲۱ اپریل۔ حکومت پاکستان نے تعلیمی فلمیں تیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں صوبائی حکومتوں سے خط و کتابت کرنے کے علاوہ ہالی وڈ کی ایک فلم ساز کمپنی سے بھی بات چیت ہو رہی ہے۔ امید ہے۔ کہ تعلیمی فلمیں موجودہ تعلیمی دور میں ایک انقلاب پیدا کر دینگی۔ سردست امریکہ سے عارضی طور پر بعض تعلیمی فلمیں حاصل کی گئی ہیں۔ ان کا اردو میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ یہ فلمیں بہت جلد کراچی کے مختلف سکولوں میں دکھائی جائیں گی۔

سرحد کے عوام سے قائد اعظم کا خطاب

بجائے نئی پارٹیاں بنانے کے لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں

پشاور ۲۰ اپریل۔ کل قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے ایک بہت بڑے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اس وقت اندرونی اور بیرونی دونوں لحاظ سے پاکستان کو ایسے حالات درپیش ہیں۔ جو کچھ غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس نازک وقت میں سرحد کے عوام کا فرض ہے کہ وہ بجائے نئی نئی پارٹیاں بنانے کے لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہوں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ آپ کی صرف ایک سیاسی جماعت ہو آپ ان جماعتوں سے بے تعلق رہیں۔ جو کچھ عرصہ قبل پاکستان کی دشمن تھیں۔ اور آج خیر خواہی کے لباس میں آپکے سامنے آ رہی ہیں۔

قائداعظم نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ ہم نے بہت کچھ کرنا ہے۔ ہم نے پاکستان کو دنیا کی عظیم ترین طاقتوں میں سے ایک بنانا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے زیادہ ضرورت کامل اتحاد اور اتفاق کی ہے۔

مشہور مہمند لیڈر سید بادشاہ گل نے قائداعظم کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے یقین دلایا کہ صوبہ سرحد کے باشندے اور قبائلی پاکستان کے نئے پودے کو اپنے خون سے سینچیں گے۔

یوم اقبال (بقیہ صفحہ اول)

ہز ایکسی لنسی نے اظہار معذرت کرتے ہوئے کہا۔ افسوس ہے مجھے اُردو نہیں آتی جس میں اقبال کا کلام ہے۔ میں اپنے قیام کے دوران میں سب سے پہلی کوشش اردو زبان سیکھنے کی کرونگا۔ اجلاس کی افتتاحی تقریر فرماتے ہوئے مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان ممدوٹ نے کہا کہ پاکستان کی جد و جہد ہم نے اپنے بعض مخصوص تمدن اور مخصوص ثقافت کی بنا پر کی تھی۔ اس قومی جذبے کو قائم رکھنے میں اقبال کی قومی شاعری کا بہت حد تک دخل تھا۔ اور ہم انکے استحکام کیلئے کمیونزم یا دوسری ایسی تمام تحریکوں کا سختی سے مقابلہ کرینگے۔

مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس پیش کئے جانے کے بعد شیخ سر عبد القادر نے اقبال کے مختلف مدارج کلام کا ذکر کیا۔ شیخ صاحب کے علاوہ محکمہ تعمیرات اسلامی کے ڈائرکٹر علامہ اسد۔ خورشید الزمان اور عبد اللہ انور نے تقریریں کیں۔

آزاد فوج کی کامیابی (بقیہ صفحہ اول)

آزاد فوج کے سپاہی شہر سے صرف دس میل دور رہ گئے ہیں۔ نوشہرہ کے علاقے میں آزاد فوجیں نئی قبضہ کی ہوئی چوکیوں کو مضبوط بنانے میں مصروف ہیں۔ نیز انہوں نے دو اور چوکیوں پر بھی قبضہ کیا ہے۔ جس میں ہندوستانی فوجوں کو بھاری جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ تیس کے قریب ہندوستانی سپاہی مارے گئے۔ اور بہت سے زخمی ہوئے۔